Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ز ۹۹ ۴۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ ، ۲۲ شہادت ۱۳۵۵ ہش ، ۲۲ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۹۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

کل بے حد ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی ۔ بے خوابی کی تکلیف بھی مسلسل چل رہی ہے ۔

ٹانگوں میں درد بھی بہت رہی ۔

احباب جماعت خاص درد و الحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

بنیادی اہمیت رکھنے والے کاموں کی ابتداء ہو چکی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔

"اگرچہ جوبلی کا سال شروع ہونے میں قریباً چودہ سال کا عرصہ باقی ہے لیکن ہم نے فیصلہ کیا کہ بعض بنیادی اہمیت رکھنے والے کاموں کی ابتداء کر دینی چاہیئے ۔ مثلاً یورپ کے متعدد اہم ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا کام ہے جس کی ابتداء ہو چکی ہے"

ان کاموں کی سرانجام دہی کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے دنیا کے تمام ممالک کے احمدیوں سے درخواست ہے کہ وہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدوں کی ادائیگی باوقت اور مرحلہ وار کرتے چلے جائیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فضلِ الٰہی کے حصول کا اقرب طریق دعا ہے

جو دعا عاجزی ، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

"جو شخص نیکی کی نیّت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے ۔ اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے ۔ دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا ۔ نہ وہ صلحاء ، سعداء وشہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ آور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے ۔ غرض ؎ نہ بزوری نہ بزاری نہ بزر مے آید ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے اور حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعاءِ کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رِقّت ہو ، اضطراب اور گدازش ہو ۔ جو دعا عاجزی ، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے ۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو تکلّف اور تصنّع سے کرتا ہی رہے ۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے ۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا ۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہرِ مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رِقّت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں ۔ جو رات کو اُٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرّف میں ہے تُو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رِقّت پیدا ہو جائے گی ۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیّت کی گھڑی کہلاتا ہے ۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت رُوح آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اُوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳، ۹۴)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۵۵ ہش
۲۲ اپریل ۱۹۷۶ء

کمال استقامت اور اس کی اصل حقیقت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ قویٰ عطا کر کے اسے احسن تقویم پر پیدا کیا ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ وہ ان قویٰ کو صحیح طور پر کام میں لا کر اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرے اور اُسی کی محبت میں فنا ہو کر صرف اور صرف اُسی کی پرستش بجا لائے۔ یہ غرض پوری نہیں ہوتی جب تک انسان اِس راہ میں کمال استقامت کا مظاہرہ نہ کرے۔ جب وہ کمال استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے صحیح معنوں میں مستقیم الحال بن جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے اور اُسے ایسے ایسے انعامات اور تفضلات سے نوازتا ہے کہ جن کا وہ تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔

ان انعامات اور تفضلات میں سے سب سے بڑا انعام اور سب سے بڑا فضل جو انسان پر نازل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ اور فوز و فلاح کی بشارتوں سے نوازتا ہے اور اسے تسلّی دیتا ہے کہ وہ ان کے ہر قدم میں اُن کے ساتھ ہے اس لئے انہیں کسی ظاہری نقصان پر غمگین ہونے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی راہ میں استقامت دکھانے کی اہمیت اور اُس کے عظیم الشان ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (حٰمٓ السجدۃ آیات ۳۱، ۳۲)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی سے بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ استقامت کا اجر بہت عظیم ہے۔ کوئی انسان بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں استقامت دکھائے بغیر نہ اُس کی حقیقی معرفت حاصل کر سکتا ہے اور نہ اُس کی محبت میں فنا ہو سکتا ہے، نہ صحیح معنوں میں اس کی عبادت بجا لا سکتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مورد بن سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں استقامت دکھانا اور اپنے آپ کو مستقیم الحال ثابت کرنا آسان نہیں ہے۔ امن و عافیت اور خوشی و خوشحالی کے زمانہ میں تو ہر شخص بآسانی کہہ سکتا ہے کہ میں مستقیم الحال ہوں لیکن اصل مستقیم الحال وہ ہے جو ابتلاؤں اور آزمائشوں میں استقامت کا مظاہرہ کرے اور اپنے پائے استقلال میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کمال استقامت اور اس کی اصل حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلّی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلّی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے، اُس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں، صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں، ذلت پر خوش ہو جائیں، موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے، نہ اُس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے۔ اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلّی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضا و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا نہ ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہ' اس دعا میں اشارہ فرماتا ہے:۔

اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ۝ (الفاتحہ آیت ۷)

یعنی اے ہمارے خدا تعالیٰ! ہمیں استقامت کی راہ دکھلا وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے۔ اور اسی کی طرف اِس دوسری آیت میں اشارہ فرمایا:۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۲۷)

اے خدا! اِس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آ جائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو۔

جاننا چاہیئے کہ دُکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اُتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اُس کی راہ میں اُن کے پیروں میں پڑیں۔ جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے ربِّ کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے ان بلاؤں سے بچا کیونکہ اُس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خدا تعالیٰ سے لڑائی اور موافقتِ تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچّا محبِّ بلا کے اُترنے سے اَور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ کی مرضی کا بکلّی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶)

یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ جنہیں اپنی ذات و صفات کی معرفت عطا کرنا اور جنہیں اپنی محبت میں سرشاری کے وصف سے متصف کرنا چاہتا ہے انہیں آزمائشوں اور امتحانوں میں ضرور ڈالتا ہے تاکہ وہ دُکھوں تکلیفوں اور مصائب کے اوقات میں کمالِ استقامت کا مظاہرہ کر کے محبتِ الٰہیہ ذاتیہ میں ترقی کریں اور اس کے غیر معمولی انعام و اکرام اور تفضلات کے مورد بنیں۔ مامورینِ الٰہی کی جماعتوں پر ابتلاء آنے اور مصائب وارد ہونے میں یہی سِر ہوتا ہے اسی لئے وہ سب سے زیادہ آزمائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر افضال و انعامات کے وارث قرار پاتے ہیں۔

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

بہار آئے گی اک دن گلستاں میں — نہیں خوف و خطر ہم کو خزاں میں
شبِ ظلمت جو ہر سُو ہے مسلّط — کبھی بدلے گی صبحِ ضوفشاں میں
شہیدوں کا لہو لاریب واللہ — کبھی تو رنگ لائے گا جہاں میں
عبث ہے انتظارِ ابنِ مریم — جسے آنا تھا۔ آیا قادیاں میں
رضائے حق تعالیٰ بالیقیں ہے — رضائے مہدیٔ آخر زماں میں
بلند اسلام کا پرچم رہے گا — ہمارے ہاتھ سے کون و مکاں میں
وقارِ اسلام کا جن سے ہے قائم — ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں
گزر جائیں گے ایامِ مصائب — نہ ہم ناکام ہوں گے امتحاں میں
خدا کی عون و نصرت ہے مقدر — مگر کچھ ابتلا ہیں درمیاں میں
نظر آتے ہیں آثارِ تغیّر — فضاؤں میں زمیں میں آسماں میں
بدل جائے گا خود دستورِ باطل — نظامِ احمدِ شاہِ زماں میں
ہمارا بال بھی بیکا نہ ہو گا — عدو بڑھتا رہے شر و زیاں میں
مثالِ نخلِ مثمر شاد ہیں ہم
عزیزِ جاں نگاہِ باغباں میں

محمد ابراہیم شاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ زکوٰۃ

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

(۳)

صحابہ کا طریق اور احساس

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت ہی قریبی صحابہ بھی زکوٰۃ کے فریضہ کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھے اور مناسب موقع پر اس کا اظہار بھی کرنا ضروری سمجھتے چنانچہ حضور کی وفات پر جب بعض قبائل عرب نے بغاوت کی اور زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پورے جذبہ اور پوری قوت سے اعلان کیا کہ:-

وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا۔

(مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اس موقع پر فرمایا:-

"خدا کی قسم جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ میں اس سے جہاد کروں گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم جو رسول اللہ کے زمانہ میں بکری کا ایک بچہ بھی دیتا تھا وہ اسکو دینا پڑیگا"

صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ جلد اول

پھر قرآن کریم میں اداء زکوٰۃ اور فریضۂ زکوٰۃ کے احکام کو الگ بھی بار بار دہرایا گیا ہے۔ کہیں ایمان باللہ کے ساتھ کہیں آخرت کے ساتھ اور کہیں مستقل طور پر اس کا ذکر کر کے اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ۔

(الاعراف-آیت ۱۵۷)

اور میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے پس میں ضرور اسکو ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو خدا سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں

۲- وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

(الروم آیت ۴۰)

اور جو زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تو ایسے لوگ اپنے مال کو بڑھا رہے ہیں۔

زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے پر وعید

اور بعض قرآن مجید میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے سزا اور عذاب کی وعید ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی اہمیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر ہے کہ اس کی عدم ادائیگی اللہ تعالیٰ کے لئے موجب ناراضگی ہے۔

(۱) وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ۔ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ۔

(حٰم السجدۃ ۷-۸)

اور تباہی ہے مشرکوں کے لئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو ایک لحاظ سے مشرک قرار دیا اور ان کے لئے وعید سنائی

۲- سورۃ آل عمران میں فرمایا:-

لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(آل عمران-آیت ۱۸۱)

یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں کہ وہ نہ سمجھیں کہ بخل ان کے لئے اچھا ہے۔ بخل تو ان کے حق میں برا ہے۔ عنقریب ۔ ۔ ۔ ۔ قیامت کے دن ان کا مال ان کے لئے وبال جان بن جائیگا

۳- سورہ التوبہ میں فرمایا:-

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۔ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ

(التوبہ آیت ۳۴، ۳۵)

اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے یہ عذاب اس دن ہوگا جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائیگی۔ پھر اس سونے اور چاندی سے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کا مزہ چکھو۔

ان آیات میں زکوٰۃ کی ادائیگی سے غفلت برتنے والوں کے متعلق اخروی عذاب کا ذکر کیا گیا ہے۔

آنحضرتؐ کی طرف سے وعید

احادیث میں بھی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے متعلق دردناک عذاب کی وعید آئی ہے مثلاً حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

۱- جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے سانپ کی شکل میں ظاہر کیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو اپنے منہ میں لے لے گا یعنی اسے کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ - الخ (بخاری)

۲- ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عورتوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو ان سے پوچھا کہ ان کی زکوٰۃ دیتی ہو یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا! کیا تمہیں یہ منظور ہے کہ اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا:- اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ (ترمذی)

۳- صحیح بخاری کی ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ نہ دینے والوں کی شفاعت سے انکار کر دیں گے۔ (بخاری)

زکوٰۃ کی عدم ادائیگی سے دنیا میں نقصان

لیکن اس اخروی عذاب کے علاوہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں اس دنیا میں بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے

مَا خَالَطَتِ الزَّکٰوۃُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَھْلَکَتْہُ

کہ جب بھی کسی مال میں اس کی زکوٰۃ کا حصہ ملا رہ جائے تو وہ زکوٰۃ اس تمام مال کو تباہ کر دیتی ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ثعلبہ نامی ایک انصاری مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ اس نے حضور اقدسؐ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے مال دے۔ تو میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ہی سے حقداروں کا حق ادا کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اس کی بکریوں میں بہت اضافہ ہوا۔ ثعلبہ اپنی بکریوں کی نگرانی میں اس قدر مشغول ہوگیا کہ آہستہ آہستہ اس نے نمازوں میں آنا بند کردیا۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ثعلبہ کو کیا ہوگیا وہ نمازوں میں نہیں آتا کسی نے کہا کہ بکریوں میں مشغول رہتا ہے اس پر آپ نے فرمایا ثعلبہ پر افسوس ہے اور یہ الفاظ حضور نے تین بار دہرائے۔

جب ادائیگی زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آدمی اسکے پاس بھیجے۔ ثعلبہ نے کہا یہ تو مجھ پر جرمانہ ہے۔ پھر آنا۔ جب وہ زکوٰۃ لینے کے لئے پھر اس کے پاس گئے تو ثعلبہ نے کہا کہ یہ تو جزیہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو آپ نے فرمایا ثعلبہ پر افسوس!! اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی:۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

(التوبہ ۷۵-۷۷)

اور ان میں سے کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو اللہ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے کچھ دے گا تو ہم ضرور اس کی راہ میں اس مال سے صدقہ ادا کریں گے اور ہم ضرور نیک بن جائیں گے اور جب خدا نے ان کو اپنے فضل سے مال عطا فرمایا تو انہوں نے اس کی راہ میں اسے خرچ کرنے سے بخل کیا اور اپنے پرانے طریقوں کی طرف لوٹ گئے اور خدا اور رسول کی باتوں سے روگردانی کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لی۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے جب وہ اس سے ملیں گے نفاق کا سلسلہ چلا دیا کیونکہ انہوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور بوجہ اسکے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

اس پر کسی شخص نے ثعلبہ کو جا کر بتایا کہ بدبخت یہ آیت تیرے بارہ میں نازل ہوئی ہے ثعلبہ دوڑتا ہوا حضور اقدس کی خدمت میں آیا اور زکوٰۃ پیش کی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تم سے زکوٰۃ نہ لوں۔ تم نے وعدہ خلافی کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے۔ ثعلبہ نے ہر ایک کو زکوٰۃ پیش کی۔ مگر تینوں خلفاء میں سے کسی نے قبول نہ کی۔ وہ شخص حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فوت ہوا۔

ان وعیدوں سے ظاہر ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کس قدر اہم اور اپنے مقاصد کے لحاظ سے کس قدر ضروری ہے۔ اس زمانہ کے مامور اور مہدی موعود نے تو صاف صاف الفاظ میں اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔

(کشتی نوح ص۱۳)

ادائیگی زکوٰۃ پر دعائے برکت

زکوٰۃ کی اہمیت پھر اسی بات سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق مبارک تھا کہ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے متعلق دعا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى (متفق علیہ) وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ

(مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگ زکوٰۃ لاتے تو آپ فرماتے کہ اے اللہ فلاں شخص کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما اور جب میرا باپ آپ کے پاس اپنی زکوٰۃ لایا تو آپ نے فرمایا اے اللہ ابی اوفیٰ کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما۔ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے روایت کی ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لاتا تو آپ فرماتے اے اللہ اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرما۔

زکوٰۃ کو اتنی بڑی اہمیت کیوں دی گئی؟ جیسا کہ آپ نے مصارف زکوٰۃ کی تفصیل جو ابھی آپ نے سنی ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کو بہت بڑی اہمیت اسی وجہ سے دی گئی کہ زکوٰۃ کا بنیادی مقصد اور فلسفہ مخلوق خدا کی ہمدردی غرباء کی مدد کرنا۔ پسماندہ افراد کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا ان کی ذہنی و دماغی صلاحیتوں کو وسائل کی کمی کے باعث ضائع ہونے سے بچانا اور زکوٰۃ کے ذریعہ ان کو ترقی و خوشحالی اور قومی ترقی اور قومی بقاء کے ذرائع مہیا کرنا مقصود ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اس امر کا انتظام کرنا کہ نوع بشر ہر فرد اپنے حقِ ملکیت سے استفادہ کرے جو خدا تعالیٰ نے ان اموال میں رکھا ہے زکوٰۃ کے بنیادی فلسفہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت بانی احمدیت علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"زکوٰۃ کیا ہے يُؤْخَذُ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ وَيُرَدُّ اِلَى الْفُقَرَاءِ امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے اس طرح سے باہم سرد گرم ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں امراء پر یہ شرعی حق ہے کہ وہ ادا کریں اگر یہ بھی فرض نہ ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جاتی"

فلسفہ زکوٰۃ (تزکیہ نفس)

تقریر کے شروع میں بتا چکا ہوں کہ زکوٰۃ کے لغوی معنے طہارت اور پاکیزگی کے ہیں۔ ان معنوں کی رو سے زکوٰۃ کا بنیادی فلسفہ تزکیہ نفس ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (التوبہ ۱۰۳)

یعنی ان کے مالوں سے زکوٰۃ لے تا کہ اس سے انہیں پاک و صاف کرے۔ انسان کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب چیز مال ہے۔ اس وجہ سے قرآن مجید نے مال کو فتنہ قرار دیا ہے۔ بسا اوقات محبوب چیز کی وجہ سے انسان احکام الٰہی کو پس پشت ڈال دیتا ہے زکوٰۃ کی باقاعدہ ادائیگی انسان کے دل سے مال کی محبت کم کرتی اور سرمایہ داری کی نجاستوں سے نجات بخشتی ہے۔ مال کی محبت کی کمی کے باعث انسان بے شمار برائیوں سے بچ جاتا ہے اور بے شمار نیکیوں کی طرف قدم بڑھاتا ہے ایک تو ناجائز طریق سے روپیہ کما کر اپنے پیٹ کے دوزخ کو نہیں بھرتا انسانی نفس کا سب سے بڑا زنگ جس کا نام محبت مال ہے دل سے دور ہو جاتا ہے۔ بخل کی بیماری اور قبیح عادت سے نجات مل جاتی ہے قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے:۔

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر ۱۰)

یعنی جو لوگ اپنے دل کو بخل اور حرص ولالچ سے بچاتے ہیں وہی کامیاب ہونے والے ہیں

گویا بخل کی بیماری کا اس سے علاج ہو جاتا ہے مال کی حرص بھی کم ہو جاتی ہے دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ بھی ابھرتا ہے۔ شخصی خود غرضی کی بجائے جماعتی اغراض کے لئے ایثار کی عادت پڑتی ہے پھر چونکہ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں دی جاتی ہے اس سے انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جو تمام نیکیوں کی جڑ ہے اور انسانی زندگی کا اصل مقصود و مطلوب ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ

(البقرۃ ۲۶۶)

(باقی دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ماسٹر علی محمد صاحب بزدار کا ذکرِ خیر

محترم ماسٹر علی محمد خان صاحب بزدار سابق مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان تین چار ماہ کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۱ر مارچ بروز جمعرات صبح چار بجے اس دارِ فانی سے ۷۰ سال کی عمر میں رحلت کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ ایک نہایت شریف النفس، کم گو، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والے نیک فطرت انسان تھے۔ تقسیم سے پہلے قادیان میں رہائش تھی۔ پاکستان بننے کے بعد قادیان سے آکر کچھ عرصہ حکومت کے محکمۂ تعلیم میں کام کرتے رہے۔ پھر وہاں سے فراغت کے بعد اپنا سارا وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے اور تبلیغ میں صرف کرتے رہے اور آخری دم تک مختلف عہدوں پر فائز رہ کر مقامی جماعت بستی بزدار میں جماعتی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کے والد ماجد میاں اللہ بخش خان صاحب بزدار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی احمدیت قبول کی تھی اور وہ بھی ایک نہایت بلند پایہ بزرگ اور سلسلہ کے خادم تھے۔ مرحوم تربیتی کلاس کے لئے ہر سال مرکز میں بڑی باقاعدگی سے آتے تھے۔ اگر کبھی بیماری کی وجہ سے نہ آسکتے تو ان کو بڑی پریشانی اور تکلیف ہوتی تھی۔ اور فوراً مرکز میں دعا کے لئے لکھتے تھے۔

مرحوم اپنی رفیقۂ حیات کے علاوہ تین فرزند اور ایک دختر اور بہت سی اولاد در اولاد اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور سب خدا کے فضل سے احمدیت کے شیدائی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا خود متولی ہو اور اپنے مرحوم باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

(دعا گو۔ مبارک احمد ظفرؔ ابن مولوی ظفر محمد صاحب ظفرؔ احمد نگر)

یومِ مسیحِ موعودؑ کی مبارک تقریب پر جماعت ہائے احمدیہ کے عظیم الشان جلسے

نظارت اصلاح و ارشاد کی زیرِ ہدایت پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے یوم مسیح موعودؑ کے موقع پر ۲۳ر مارچ ۱۹۷۶ء کو اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے متعلق علامات اور پیشگوئیوں، آپ کے کارناموں اور آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بڑے شرح و بسط سے روشنی ڈالی گئی اور آپ کی نصائح اور تعلیم پر احباب جماعت کو عمل پیرا ہونے کی تلقین کی گئی۔ بوجہ عدم گنجائش ساری رپورٹیں الفضل میں شائع نہیں ہو سکتیں صرف ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جہاں جہاں سے رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں:۔

اوکاڑہ۔ بوڑا نوالہ ضلع گجرات۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ جھنگ۔ چک ۸۹ ج ب ضلع لائلپور۔ چک $\frac{167}{NP}$ ضلع رحیم یار خان۔ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا۔ چک ۲۴۲ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔ چک ۹ شمالی بنیار ضلع سرگودہا۔ خانپور ضلع جہلم۔ خوشاب۔ دار الذکر لاہور۔ دوالمیال ضلع جہلم۔ راولپنڈی۔ سکھر (سندھ)۔ شادیوال ضلع گجرات۔ کوٹ مومن ضلع سرگودہا۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ گجرات شہر۔ گومولووکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گوجرہ ضلع لائلپور۔ گولیکی ضلع گجرات۔ لائلپور۔ لجنہ اماء اللہ بشیر آباد (سندھ)۔ مری۔ میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ۔ میانی ضلع سرگودہا۔

فلسفۂ زکوٰۃ (بقیہ صفحہ ۴)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو رضاءِ الٰہی کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں اس باغ کی مثال کی طرح ہے جو اونچی جگہ ہو۔

اس آیت کریمہ میں زکوٰۃ کا یہ فلسفہ بیان ہوا ہے کہ جو لوگ رضاءِ الٰہی کیلئے صدقات دیتے ہیں وہ ایمان کی ایک مستحکم چٹان پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل اللہ کی محبت سے بھر جاتے ہیں اور ان کی طبیعت خود بخود نیکی کی طرف بہہ نکلتی ہے اور اپنے آپکو ایک حصنِ حصین میں پاتے ہیں جہاں شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔ (باقی)

مایۂ نازِ اعزاز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے آسمان پر عزت پائیں گے"۔ قرآن مجید تمام علوم و انوار و برکات کا سرچشمہ ہے الخیر کُلّہ فی القرآن۔ قرآن ہر خیر و برکت کا خزانہ ہے۔ قرآنی علوم و برکات کے فیضان کا سلسلہ تا قیامت جاری ہے۔ یہ بے مانند و بے مثل کتاب آئینۂ خالق نما ہے اور ہر فردِ بشر کو خالقِ حقیقی سے ملانے کے لئے اس صحیفۂ آسمانی کے انوار کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر طالبانِ وصال کو دعوتِ عام دے رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انوارِ قرآنی کو پھیلانے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے تعلیم القرآن کی معرکۃ الآراء مہم کا آغاز فرمایا اور اس مقدس فریضہ کی خصوصی ذمہ داری موصی احباب کے کندھوں پر ڈالی۔ جو یقیناً ایک مایۂ نازِ اعزاز ہے۔ ہر موصی کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ حسبِ استعداد کم از کم دو اشخاص کو قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ سکھائے۔ اب موصی احباب کو اس امر کا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا وہ اس عظیم اعزاز پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مبارک کام کے لئے منتخب فرمایا ہے سجداتِ شکر بجا لاتے ہوئے اپنے فرائض تعلیم القرآن کما حقہ انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے کہ جو شخص قرآن کریم کے بارہ میں غفلت سے کام لے گا اسے بے دین اولاد کے ابتلا میں ڈالا جائے گا۔ سو یہ نہایت خوف کا مقام ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ اگر اس نیک تحریک پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کوئی ستر برس سے متجاوز عمر کا دوست بھی اپنی وفات سے قبل ایک آیتِ قرآنی بھی سیکھے یا سکھائے گا تو خدا تعالیٰ قادر ہے کہ اس نیکی کے طفیل اس کے گناہ بخش دے اور اسے اپنی رضا کی جنت عطا فرمائے۔ سو کس قدر عظیم فضل ہے جو اس کام کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اب بھی جو محروم رہے اس کی بدقسمتی ہے۔

سو ہم اپنے سب عزیز اور پیارے موصی احباب اور دیگر بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر اس سے قبل ان سے کسی وجہ سے غفلت سرزد ہوئی ہے تو آئندہ سچے طور سے توبہ کریں اور تعلیم القرآن کے کام پر کمربستہ ہو جاویں۔ پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس طرح اپنے عظیم فضلوں اور رحمتوں کے نمونے دکھاتا ہے۔ اپنے نفس اور اولاد کو شیطانی حملوں سے محفوظ رکھنے کا واحد ذریعہ قرآن ہے۔ سو خود بھی قرآن سیکھو اور اپنے اہل و عیال کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ تمہارے اور تمہاری آئندہ نسلوں کے لئے دائمی و ابدی برکات کا سامان ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر بھائی اور بہن کو اس عظیم الشان کام کی اہمیت کو سمجھنے اور مومنانہ روح کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

(صدر موصیان دار الصدر غربی۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی پھوپھی برکت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں مہر بخش صاحب مرحوم ۱۵ر اپریل ۱۹۷۶ء کو ۱۱ بجے شب حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے لاہور میں جہاں وہ اپنے چھوٹے بیٹے بشیر احمد صاحب کے پاس مقیم تھیں بعمر ۶۵ سال وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ نے ۱۵ سالہ بیوگی کا عرصہ نہایت صبر و شکر سے گزارا۔ نہایت نیک سیرت، صابرہ و شاکرہ اور پابندِ صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے دو بیٹیاں اور بیسیوں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے، مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(محمد عبید اللہ خان راجپوتی۔ کارکن خلافت لائبریری۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم محمد شفیع صاحب آرائیں کا لاہور میں ہرنیا کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف احمد طاہر فیکٹری ایریا ربوہ)

ہر ماہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ ارسال کرنا قائدین کی اہم ذمہ داری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں"

(خلیفۃ المسیح الثالث)

جب سے سلسلہ عالیہ احمدیہ قائم ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے ایک لمحہ کے لئے بھی رُکتا نہیں۔ جماعت احمدیہ کی تعداد، خدائی وعدوں پر یقین، اخلاص و ایمان اور اس کی راہ میں ایثار اور قربانی کے جذبہ میں خدا کے فضل سے یہ جماعت دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اس کا احسان ہے اور اسی کی خاص تائید و نصرت کی دلیل۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دیگر ہر میدان میں ترقی کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ مالی جہاد میں بھی خدا کے فضل سے ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ مشکلات اور اس امر کے باوجود کہ لازمی چندہ جات (چندہ عام/ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کے بجٹ میں ہر سال معتدبہ اضافہ ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اس کی دی ہوئی توفیق سے نہ صرف اسے پورا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے بلکہ خاصی رقم اس سے زیادہ بھی اپنے آقا کے حضور پیش کر دیتی ہے۔ الحمد للہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وصولی میں کسی قدر کمی کا ذکر کرتے ہوئے کامل قدرتوں والے زمین و آسمان کے خزانوں کے مالک خدا پر توکل کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:-

"قربانیوں کی اس عظیم جدّ وجہد کے سلسلہ میں اس وقت مجھے کچھ فرق نظر آرہا ہے لیکن میں اپنے ربّ کریم سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم مظفر احمد صاحب منصور ایم۔ ایس سی (آنرز) زراعت کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ تنویر صاحبہ بی۔ اے، بی ایڈ بنت مکرم چوہدری فتح محمد صاحب مرحوم آف لائلپور مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ لائلپور نے مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو مسجد فضل لائلپور میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی ترقیات کا باعث بنائے اور ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(خاکسار میاں غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لکوالی ضلع گجرات)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر الفضل)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنے مختلف نام یعنی حسن محمود۔ خالد محمود۔ عبد الناصر۔ یوسف مبارک وغیرہ بدلتا رہتا ہے اس کے متعلق کئی دفعہ پہلے بھی اعلانات ہو چکے ہیں کہ ٹھگ اور دھوکہ باز ہے اس نے ناظر امور عامہ اور پرائیویٹ سیکرٹری کی مہریں بنوائی ہوئی ہیں اور خود ہی مختلف احباب کے نام چٹھیاں لکھ دیتا ہے۔ جن میں لکھا ہوتا ہے کہ حامل ہذا کو اتنی رقم مرکز کی طرف سے اور اتنی اپنی طرف سے دے دیں۔ بہانہ بہنوں کی شادی ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ بھی لکھتا ہے کہ باپ وقف جدید میں معلم تھا فوت ہو چکا ہے۔ ۱۹۷۳ء کے سیلاب میں گھر کا اثاثہ ضائع ہو گیا۔ غرضیکہ اپنی حالت قابل رحم پیش کرتا ہے۔

یہ امر مدّ نظر رہے کہ نظارت امور عامہ یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا ہرگز یہ دستور اور طریق نہیں کہ کسی کو اس طرح امداد دینے کے لئے خط لکھے۔ اگر کوئی قابل امداد ہوتا ہے تو اس کی براہ راست امداد کر دی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ آجکل یہ شخص ضلع ساہیوال کی طرف ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو فوراً پولیس کے حوالہ کریں۔ متعدد اعلانات کے باوجود دوست اس کے جھانسہ میں آجاتے ہیں حالانکہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔

امراء صاحبان یہ اعلان بار بار جماعت میں کریں اور انتظام فرمائیں کہ کوئی فرد جماعت لاعلمی میں نہ رہے۔ (ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

والدہ محترمہ میجر سید مقبول احمد صاحب آف راولپنڈی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سیدہ عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم جو محترم میجر سید مقبول احمد صاحب آف راولپنڈی کی والدہ تھیں اٹھتر سال کی عمر میں مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۶ء بروز سوموار وفات پا گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ اسی دن ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر آپ کا جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۲۰ اپریل کو بعد نماز فجر پڑھایا جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد بھی آپ نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ بہت نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بہنوئی مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب آف شیخوپورہ کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بازوؤں میں رعشہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ انہیں بغرض اپریشن لاہور لے جایا گیا ہے۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

(۲) خاکسار عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہے۔ جملہ احباب جماعت اور خدام بھائیوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے۔ نیز میرے ماموں جان مکرم منظور الحق صاحب عباسی عارضہ قلب سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں (خاکسار منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ)

(۳) میری ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ کا بچہ بے حد کمزور اور بیمار رہتا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔ نیز میرا چھوٹا بھائی عزیز مسعود احمد تین ماہ سے بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(حبیب بیگم اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ۶۳۴۔ بی۔ سیٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴